Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم نے قرآن کریم کی بنیاد پر دوسروں سے آگے بڑھنا ہے

کوئی احمدی بچہ پیچھے رہنے کے لئے پیدا نہیں ہوا ہمیں اللہ تعالیٰ نے بڑے ذہین دماغ دیئے ہیں

سب احمدی بچے میٹرک پاس کر جائیں تو آپ کے اندر ایک انقلاب پیدا ہو جائیگا

سولھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کی افتتاحی تقریب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

ربوہ ۲۳ احسان/جون۔ سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ ہم نے قرآن کریم کی بنیاد پر دنیا کے ہر علم میں دوسروں سے آگے بڑھنا ہے اور یہی تعلیمی منصوبہ کی بنیاد ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ آج صبح مسجد مبارک میں سولھویں فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح فرما رہے تھے۔ حضور نے اس موقعہ پر اپنے خطاب میں اپنے انقلابی اور زبردست تعلیمی منصوبہ کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت کی۔ اور فرمایا کہ اس منصوبہ کی بنیاد قرآن کریم کے علوم سیکھنے پر ہے۔ اور اس کی انتہا بھی قرآنی علوم سیکھنے پر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن تمام علوم کا منبع ہے اور بلا استثناء دنیا کا کوئی علم ایسا نہیں ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نے بنیادی اصول نہ بتائے ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ ہم قرآن کریم کا مطالعہ اسی لئے کرتے ہیں کہ اس دنیا میں بھی اور آنے والی زندگی میں بھی خیر و برکت اور لاانتہا ترقیات حاصل کر سکیں حضور نے فرمایا کہ احمدی بچہ پیچھے رہنے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ پیچھے رہتا ہے تو سستی اس کی ہے، اس کے پیدا کرنے والے کی نہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ابھی تک جو جائزہ آیا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ کس قدر ذہین دماغ اللہ تعالیٰ نے احمدی بچوں کو دیئے ہیں۔ ہمیں اس کی ناشکری نہیں کرنی چاہیئے بلکہ ان کی نشوونما کا فکر کرنا چاہیئے

تعلیمی منصوبہ کی بعض تفاصیل

حضور نے اس منصوبہ کی تفاصیل بتاتے ہوئے فرمایا۔ اس کی بنیاد اس بات پر ہے کہ ہر وہ احمدی بچہ جو کہ طالب علمی کی عمر school going age میں ہے اس کا یہاں علم ہو اور اس کا نام دیئے رجسٹروں میں درج ہو۔ ہم ہر احمدی بچے کو پہلی کلاس سے لے کر یا جس کلاس میں وہ اب ہے وہاں سے پکڑیں اور سال بہ سال وہ ہماری نگاہ میں رہے کہ اس نے کوئی وقت تو ضائع نہیں کیا۔ وہ ذہن تو ضائع نہیں ہو رہا۔ حالات نے تو اسے پریشان نہیں کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ جو ابتدائی بنیادی کام ہے وہ میری خواہش کے مطابق گزشتہ مہینوں میں نہیں ہو سکا۔ حضور نے فرمایا اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ میں بیمار تھا۔ حضور نے فرمایا شہروں سے تو منظم اور مربوط ہیں بعض اطلاعات آ گئی ہیں۔ مثلاً سیالکوٹ کے دیہات ہیں جہاں پر ایک ایک گاؤں میں ہزاروں احمدی آباد ہیں ان کی فہرستیں ابھی تک نہیں ملیں۔

(باقی دیکھیں ص ۲ پر)

مبلغین تعلیمی منصوبے کے اعداد و شمار جمع کریں۔

— حضور ایدہ اللہ کا ارشاد —

ربوہ ۲۳ احسان/جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے تمام مبلغین کو یہ تاکیدی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں ایک ایک احمدی بچے کے گھر پر جائیں، اس کے

(باقی دیکھیں ص ۵ پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
فون ۹۴۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۴۵ پیسے
جلد ۶۹/۳۴ | ۱۱ شعبان ۱۴۰۰ھ ۲۵ احسان ۱۳۵۹ ہش ۲۵ جون ۱۹۸۰ء | نمبر ۱۴۴

— اخبار احمدیہ —

ربوہ ۲۴ احسان/جون۔ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔

احباب کرام توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ شافی مطلق مولا کریم اپنے خاص فضل سے ہمارے محبوب آقا اور امام ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آپ کے مقاصد عالیہ میں برکت دے اور آپ کو فائز المرام کرے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت سوزش اور کمزوری کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنیوالے ایک ہفتہ تک حضور کے سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے خصوصی دعاؤں کی تحریک

ربوہ ۲۳ احسان/جون۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ان احباب سے جو راتوں کو اٹھ کر دعائیں کرنے کے عادی ہیں یا کبھی کبھی اٹھتے ہیں خصوصی ارشاد فرمایا ہے۔ کہ وہ آئندہ بدھ سے ایک ہفتہ تک روزانہ خاص طور پر اٹھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے بیرونی ممالک کے سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ حضور نے آج یہاں درس القرآن کلاس میں افتتاحی خطاب فرماتے ہوئے کہا کہ میرے اس سفر میں بہت برکتیں ہیں اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ بہت دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اب اپنے فضل سے تمام کام سنوار دے اور اس سفر کا

(باقی ص ۲ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۱ شعبان ۱۴۰۰ھ
۲۵ احسان ۱۳۵۹ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کی رحمتِ خاص کا مورد بنانیوالے اوصاف

اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے یعنی وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طرح اور جس جس رنگ میں انسان کو اپنی رحمت بے پایاں کا مورد بناتا ہے کوئی اور ہستی خواہ وہ اپنی ذات میں کتنی ہی عظیم اور کتنی ہی صاحبِ ثروت و صاحبِ مقدرت کیوں نہ ہو وہ اس رنگ میں رحمت کا مورد بنا ہی نہیں سکتی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بجز خدا کے کوئی ہستی ایسی نہیں جو غیر محدود صفات اور غیر محدود قدرتوں اور طاقتوں کی مالک ہو اور پھر کن فیکون جس کی صفت ہو یعنی جس کے آگے کوئی بات انہونی نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت ایک تو عمومی رنگ میں ہر لحظہ اور ہر آن ظاہر ہو رہی ہے حتیٰ کہ اُس کی اس عمومی رحمت نے ہر شئی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اگر وہ اپنی رحمت کی نظر ہٹالے تو ہر چیز کا وجود قائم نہ رہے اور وہ فنا ہو جائے۔ جو چیز بھی قائم یا زندہ ہے وہ خدائے حیّ و قیّوم کی نظرِ رحمت کی وجہ سے قائم یا زندہ ہے اور وہی اپنی رحمت کے نتیجہ میں ہر چیز کی ربوبیت فرما رہا ہے اور ہر چیز خدائے قادر مطلق کے مقرر کردہ اپنے اپنے دائرہ استعداد کے اندر ترقی کرتی اور درجۂ کمال کو پہنچتی چلی جا رہی ہے۔ یہ اُسی ارحم الراحمین کی رحمتِ عام کا ہی ایک تقاضا اور عظیم بالشان ثبوت ہے کہ اُس نے اس وسیع و عریض کائنات اور اس کے محیر العقول نظام کو معرضِ وجود میں لا کر اور پھر اس میں بنی نوع انسان کو پیدا کر کے اس کی بے شمار و لاتعداد چیزوں میں سے بلا استثناء ہر چیز کو انسان کی خدمت میں لگا رکھا ہے اور ہر چیز بلا کسی معاوضہ کے اس کی خدمت کرتی چلی آ رہی ہے اور اس وقت سے کرتی چلی آ رہی ہے جب سے کہ اُس نے اس کرۂ ارض پر انسان کو پیدا کیا ہے اور اس وقت تک کرتی چلی جائے گی جب تک کہ وہ اس کائنات اور اس کے نظام کو قائم و برقرار رکھنا چاہے گا۔

پھر ایک تو وہ خدمت ہے جو کائنات کی ہر شئے خدائی حکم کے ماتحت از خود انجام دیتی چلی آ رہی ہے، اس کے علاوہ ایک خدمت وہ ہے جو انسان اپنی خداداد استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے کائنات میں پوشیدہ طاقتوں کو دریافت اور مسخر کر کے ان سے لینا چاہتا ہے۔ چنانچہ انسان ہر زمانہ میں نئے سے نئے رنگ میں ان سے خدمت لیتا چلا آ رہا ہے اور اس زمانہ میں بھی لے رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں کرۂ ارض کے فاصلے سمٹ کر اس دنیا کو ایک ہی ملک اور مختلف رنگوں اور نسلوں کے انسانوں کو ایک ہی قوم اور خاندان کے حکم میں لے آئے ہیں۔ یہ سب خدا تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں ہی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے۔

اللہ تعالیٰ کی اس بے پایاں رحمتِ عام کا اُس کے مقرب فرشتے جنہوں نے اس کے عرش کو اٹھایا ہوا ہے اعلان کرتے رہتے ہیں۔ اُن کے اس اعلان کا اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح کرتے ہوئے کہتے ہیں:۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا۔ (المومن آیت ۸)

ترجمہ:۔ اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی اس بے پایاں رحمتِ عام کا خود بھی ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ میری رحمت ہر ایک چیز کو حاوی ہے۔

اپنی اس رحمتِ عام کے علاوہ جس نے کائنات کے ذرہ ذرہ کا احاطہ کیا ہوا ہے اسلامی تعلیم کی رُو سے اللہ تعالیٰ اپنے بعض بندوں کو رحمتِ خاص سے بھی نوازتا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی اس رحمتِ خاص کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ۝

(آل عمران آیات ۷۴، ۷۵)

ترجمہ:۔ کہہ دے کہ فضل تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے فضل بخشتا ہے اور اللہ بہت وسعت دینے والا اور بہت جاننے والا ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے لئے خاص کر لیتا ہے اور اللہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اللہ کن لوگوں کو اپنی رحمت خاص کے لئے چُن لیتا ہے؟ وہ کون خوش نصیب ہیں جنہیں وہ اپنی رحمتِ خاص کا مورد بناتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا خود جواب دیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک ہی آیت میں اپنی رحمتِ عام اور رحمت خاص ہر دو قسم کی رحمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ ۚ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ ۝ (الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ میری رحمت ہر ایک چیز کو حاوی ہے۔ پس میں ضرور اس کو ان لوگوں کے لئے لکھوں گا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ یوں تو اس کی رحمت ہر چیز کو حاوی ہے لیکن اپنے خاص بندوں کو وہ اپنی رحمتِ خاص سے بھی ضرور نوازتا ہے اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن میں تین صفات پائی جاتی ہیں۔

اوّل:۔ یہ کہ وہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔
دوم:۔ یہ کہ وہ باقاعدگی سے زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔
سوم:۔ یہ کہ وہ آیات الٰہی کی تکذیب نہیں کرتے بلکہ ان پر صدق دل سے ایمان لاتے ہیں۔

اس آیت میں تقویٰ سے مراد حقوق اللہ ہیں اور زکوٰۃ سے مراد ہیں حقوق العباد۔ جو لوگ اسلام کے مقرر کردہ حقوق اللہ اور حقوق العباد خاص تعہد سے ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی رحمت سے نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ظاہر کردہ نشانوں کی بے حرمتی نہ کریں کیونکہ آیات الٰہی کی بے حرمتی کے نتیجہ میں حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے متعلق جملہ نیک اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔

پس اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کی رُو سے ہمارے لئے از بس ضروری ہے کہ ہم حقوق اللہ اور حقوق العباد کو کماحقہٗ ادا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور پھر ساتھ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اُن نشانوں کی جنہیں وہ اس زمانہ میں اسلام کی صداقت کو دنیا پر آشکار کرنے کے لئے ظاہر فرما رہا ہے دل سے قدر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائیں۔ ہمارے لئے ان نشانات کے ظہور پر شکر گزاری کا اظہار اس لئے بھی بدرجہ اولیٰ ضروری ہے کیونکہ وہ یہ نشانات ہماری خاطر ہی ظاہر فرما رہا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے اور کرتے چلے جائیں گے تو خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کے بموجب ہمیں اپنی رحمتِ خاص کا مورد بناتا چلا جائے گا اور ہمیں غلبۂ اسلام کے مقصد میں کامیاب کر دکھائے گا۔ انشاء اللہ العزیز و باللہ التوفیق۔

درخواستِ دُعا

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم سردار غلام محمد مصطفےٰ صاحب آف کماس ضلع لاہور کو دیوانے کتے نے کاٹ لیا ہے۔ دوا جاری ہے۔ دُعا کے لئے احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ آمین

(سردار نور احمد مرتضےٰ ۔ مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تخلیقِ آدم کا جُزوی انکشاف

(مکرم ماسٹر امیر عالم صاحب شیخوپورہ)

(۷)

قرآنی انکشاف کی فضیلت

قرآن مجید سائنسی علوم سے بھرا ہوا ہے۔ کائنات کی مثال آج کل بھی آیہ کریمہ

اِنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا

ہی سمجھاتی ہے۔ اسرارِ علوم کے سمندر اب بھی سربستہ پڑے ہیں۔ حقیقت غیب کے دبیز پردوں میں چھپی ہوئی ہے۔ علم الٰہی سے مدد پا کر اسے تھوڑا بہت حاصل کیا جا سکتا ہے۔ آیہ کریمہ ہذا میں خدائے عالم الغیب کا یہ اشارہ بھی مخفی معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ زمین و آسمان کی معلومات پردہ غیب میں ہیں مگر ہم نے وحی کے ذریعہ قرآن مجید میں کھول کر بیان کر دیا ہے پس سائنسدان حضرات ان پر علم اور تجربہ سے علم القرآن کی روشنی میں معلومات میں مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔ اس بارہ کوئی دریافت حرفِ آخر کا حکم نہیں رکھتی

علمائے اسلام کی سائنسی تحقیق

بعض مسلمان علماء کے بقول مراحلِ تخلیق کسی حد تک کلام الٰہی میں فرمودہ حقائق سے ملتے جلتے ہیں۔ ان کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ مٹی سے نباتات پیدا ہوئی اور نباتات سے حشرات الارض پیدا ہوئے حشرات الارض سے حیوانی زندگی کا ظہور ہوا اور بالآخر حیوان سے انسان پیدا ہو گیا مثال کے طور پر ابنِ مسکویہ نے کھجور کو ارتقائے نباتات کی آخری منزل قرار دیا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ کھجور میں جڑوں اور ریشوں کے علاوہ وہ شئے بھی نشوونما پاتی ہے جسے شعور کہا جا سکتا ہے۔ یعنی اس میں ایسے حشرات پیدا ہو جاتے ہیں جن کے اندر شعور کا مادہ ہوتا ہے۔ ان سے حیوانی زندگی کی ابتداء ہوئی جس میں شعوری حرکت موجود تھی۔ کہا جاتا ہے کہ گھوڑا حیوانیت کا مظہر اتم ہے اور پرندوں میں عقاب۔

مگر ان حضرات کی یہ کدوکاوش بے جوڑ اور متغیر واضح معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں انسانیت سے متعلقہ مضمرات حسی و شعوری کی نشوونما کا ثبوت مفقود ہے۔

مولانا روم کا کلام بھی اسی بات پر قدرے روشنی ڈال رہا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"آمدہ اول بہ اقلیم جماد
وز جمادی در نباتی اوفتاد
سالہا اندر نباتی عمر کرد
وز جمادی یاد ناورد از نبرد
وز نباتی چوں بحیوانی فتاد
نامدش حال نباتی ہیچ یاد
جز ہماں میلے کہ دارد سوئے آں
خاصہ در وقت بہار ضیمران
ہم چنیں اقلیم تا اقلیم رفت
تا شد اکنوں عاقل و دانا و زفت
عقلہائے اولینش یاد نیست
ہم ازیں عقلش تحول کردنیست"

مولانا روم نے تخلیقِ انسان کے چار مراحل بیان کئے ہیں:۔ جمادی۔ نباتی، حیوانی اور انسانی مگر وضاحت نہ ہونے کے باعث یہ کہنا مشکل ہے کہ حضرت مولانا کی نظر میں حیوانی سے انسانی مراحل میں مطابقت کیسے ہے۔

علامہ اقبال تو اس بارہ ڈارون کے مقلد ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ دورِ تخلیق میں:۔

"آخر الامر جب بندروں کا ظہور ہوتا ہے تو حیوانیت گویا انسانیت کے دروازے پر آ کھڑی ہوتی ہے۔ اس لئے کہ بندر باعتبارِ ارتقاء انسان سے صرف ایک ہی درجہ پیچھے ہیں۔"
(تشکیل جدید صفحہ ۲۷)

یعنی اس کے بعد بندر کی نسل سے آخری ترقی یافتہ وجود گویا انسان ہوا ہے۔ مرورِ زمانہ سے بندر کے جسم کو بعض عضویاتی تبدیلیوں سے گذرنا پڑا۔ جن کے پہلو بہ پہلو انسانی قوتِ تمیز اور روحانیت اضافہ پذیر ہوتی رہی۔ تا آنکہ وحشت کی زندگی ختم ہو کر انسان تہذیب و تمدن کی دنیا میں آ گیا۔

مگر ہمیں ان بزرگوں کے قیاسی ارشادات سے اتفاق نہیں۔ بالخصوص علامہ اقبال کے کیونکہ اس میں محض شاعرانہ مبالغہ آرائی پائی جاتی ہے۔ ان قیاس آرائیوں کا کلام الٰہی کی تعلیمات پر دارومدار مطلق نہیں ہے۔ عقلی و نظری کاوش مفقود ہے۔ سائنسی تحقیق اکثر و بیشتر مفروضات پر مبنی ہے جو قدرتی شواہد سے بے نیاز ہے اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ اپنی کم نظری کے باعث آمنّا و صدّقنا کا راگ الاپ رہا ہے۔

قدرِ مشترک

دنیا و مافیہا آدم کے لئے مسخر ہوئی ہے اس لئے آدم ان سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں فائدہ اٹھا رہا ہے۔ نباتات اور حیوانات خوراک کے طور پر بھی استعمال میں آتے ہیں۔ وہ جسم میں پہنچ کر جزوِ بدن بن جاتے ہیں۔ ان کا جسم انسانی کا جزو بن جانا ثابت کرتا ہے کہ جسم انسانی نباتات اور حیوانات میں کوئی قدرِ مشترک ہے جس کے باعث وہ جسم انسانی میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ یہ قدرِ مشترک ان انواع کو دورِ ازل میں جماداتی اکائی میں ہونے کا پتہ دیتی ہے۔ اگر ابتداءً وہ عنصری لحاظ سے اکائی نہ ہوتے تو وہ انجام کار ایک دوسرے میں اتنا بھی جذب نہ ہو سکتے۔ حیوانات نباتات پر گذارہ کرتے ہیں اور انسان حیوانات اور نباتات دونوں پر۔ یہ اصل ان انواع کی ابتدائی وحدتی صورتِ حال پر دلالت کرتا ہے۔ گویا ابتدائی روحی جوہر سب میں ایک ہی ہے۔ یعنی وہی روح جس سے وہ یکے بعد دیگرے عالمِ وجود میں آئے۔ یعنی پانی اور مٹی کے خواص و صفات۔ پس عناصرِ عالم میں ایک قسم کی ابتدائی روح مشترکہ عمل کناں ہے جو ہر سہ انواع کی تخلیق، امتزاج اور ربوبیت میں امداد دیتی ہے وہی روح مٹی میں تولید کا کام دیتی ہے اور پانی میں تقویت اور ربوبیت کی صورت میں۔ جیسے بظاہر نظر عناصر اربعہ مٹی، پانی، ہوا اور آگ الگ الگ عناصر ہونے کے باوجود ان کا استعمال اور نفع یا ہر نوع مخلوق کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں ناگزیر ہے۔ عناصر اربعہ سے نباتات، حیوانات اور انسانوں کا یکسانی طور پر متاثر ہونا حیاتِ عالم میں ان کی قدرِ مشترک پر دلالت کرتا ہے۔ بصورت دیگر اس باہمی تعلق کے بغیر ایسا ہرگز نہ ہوتا۔

بنی نوع کو نوع حیوانی سے ان معنوں میں فضیلت حاصل ہے کہ ہر دو کے بعض معاملات میں مشابہت کے باوجود بنی نوع انسان آیہ کریمہ

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ
النَّاسَ عَلَیْهَا۔

سے ظاہر و باطن میں مدد یافتہ ہے نوع انسانی کا یہ فطرتی کمال اسے دیگر جملہ انواع سے ممیز بنا دیتا ہے اور آیہ کریمہ سے بھی نوع انسانی کی یہ اصل بنیادی ہے کہ شروع سے ہی نوع انسانی کا تخلیقی سلسلہ الگ رہا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اس کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے دوسرے درجہ پر انسان عناصرِ عالم پر حکومت کر رہا ہے اور دنیا و مافیہا ساری اس کے لئے

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ

کا نقشہ پیش کر رہی ہے۔ یعنی اس کی خدمت کے لئے مسخر ہے۔

قرآنی انکشافِ حقیقت

ایک دفعہ انگریزی میگزین ریڈرز ڈائجسٹ کا خصوصی نمبر دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اس میں سائنسدانوں کا تخلیقِ عالم کے بارے میں مفروضہ طبعزاد نقشہ تخلیق بنا ہوا تھا جس میں درخت کی شکل میں ابتداء نیچے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیدا ہونیوالے خلیات سے نباتات اور نباتات سے حیوانات ارتقائی منزلیں طے کرتے ہوئے دکھائے گئے تھے۔ آخر میں بندر اور گھوڑوں کی تصویریں تھیں۔ بندر سے حضرت انسان کی پیدائش دکھائی گئی تھی۔ ان کی یہ تحقیق خلیوں سے نباتی جڑی بوٹیاں اور جڑی بوٹیوں سے درجہ بدرجہ حیوانی اور انسانی تخلیق پر مبنی تھی۔

دوسری دریافت پانی میں خلیوں کے پیدا ہونے کی ہے۔ رکھتے ہیں وہ خلیے اکٹھے جڑ کر مچھلیاں بن گئے۔ پھر مچھلیاں خشکی پر چڑھ گئیں جو طبعی اثرات سے مختلف جانوروں اور پرندوں کی شکلوں میں منتقل ہو گئیں۔ ہلکے وزن دار پرندوں نے ہوا میں اڑنا شروع کر دیا اور بھاری بھاری بدن والے جانور خشکی پر زندگی بسر کرنے لگے۔ اسی طرح پانی میں وزن دار جانور پانی میں رہنے لگے۔ سائنسدان حضرات کی جدوجہد قابلِ ستائش ضرور ہے اگر کلام الٰہی آسمان سے خدا کے علم الغیوب کا علم لے کر نازل نہ ہوتا تو ممکن تھا کہ یہ تصویریں مستقل طور پر مخلوق عالم کے قلوب و اذہان میں راسخ ہو جاتیں مگر کلام الٰہی نے ان کے برعکس منفرد نقشہ حیات پیش کیا ہے۔ وہ نباتات حیوانات اور انسانات غرضیکہ ہر نوع مخلوق کے الگ ذریعہ حیات کا سبق دیتا ہے۔ مذہبی نوعیت کا ہونے کے باعث شاید وہ سائنسدان حضرات کی توجہ کو اپنی طرف پورے طور پر مائل نہ کر سکے۔ مگر کلام الٰہی کی صداقتِ واقعات سے قوی امید ہے کہ یہ عالمگیر صداقت رفتہ رفتہ منصہ شہود پر پہنچ کر دم لے گی۔

مثلاً اوّل یہی فضیلت کلام الٰہی کو حاصل ہے کہ شروع سے ہی تخلیقِ عالم کی بنیاد مٹی اور پانی کے خلاصہ پر رکھتا ہے جنہیں نر و مادہ کے جوڑے کی شکل میں ظاہر کر کے ان کے خلاصے یا بالفاظ دیگر ماءِ مہین کے مروجہ دستور فطرت سے سلسلہ تولید کی ابتدا کرتا ہے جو عقلاً قابل قبول ہے جیسا کہ فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ نے ہر شئے کے جوڑے پیدا کئے۔ یقیناً خلیوں میں بھی یہی کیفیت ہو گی اور وہی خلیے ایک دوسرے سے چمٹ کر بڑے جسم بن گئے اور طرح طرح کی شکلوں میں بدل گئے جیسے پھوار کے چھوٹے چھوٹے آبی ریزے چمٹ کر ہوا میں بڑے قطرے بن جاتے ہیں اور بھاری بن کر برسنے لگ جاتے ہیں۔ اس سے بھی یہی کلیہ معلوم ہوتا ہے کہ جوڑوں سے انواع بڑھتی اور مکمل ہوتی چلی گئیں

تجزیہ :-

شاید کہا جائے کہ تخلیق آدم کا یہ انکشاف تو محض قرآنی ہے جو عقیدۃً تو قابل قبول ہے مگر سائنسی تجربہ کا ثبوت نہیں جسے دنیا مان لے اور

کلامِ الٰہی پر غور کیا جائے تو سائنسی دریافت کی نسبت قرآنی حقائق و معارف، اپنی صحت معلومات کے باعث زیادہ قابلِ قبول ہیں صاحب علم و تجربات کو یہ امر بخوبی مسلّم ہے کہ ہے حق الٰہیہ عالم الغیب اور خلاق ہونے کی حیثیت سے تکوین و تخلیق کے غیبی سربستہ رازوں سے زیادہ باخبر ہے کیونکہ اس کے حکم سے کائنات کُن فیکون ہوئی اور سلسلہ فیکون کے تعمیری مراحل کا اسے اچھی طرح علم ہے اور بیان فرمودہ حقائق القرآن عین صحت پر مبنی ہیں سائنسدان حضرات کی تھیوریاں آئے دن ان کی نادانی اور عقل خام کی وجہ سے منقلب ہوتی رہتی ہیں جیسا کہ ہم پہلے بندر سے پیدا ہونیوالے آدم کی تھیوری کے استرداد کا ذکر کر چکے ہیں۔ پس یہ واہمہ دل سے نکال دینا چاہیئے کہ سائنسدانوں کی تحقیق ہی درست ہے البتہ اس ضمن میں یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ سائنسدان دنیاوی معلومات میں سائنسی علم کی بناء پر تفصیل و تکثیر معلومات سے کام لے سکتے ہیں۔ نیز یہ بات یقینی طور پر کہی جا سکتی ہے کہ سائنسدان علم القرآن کی روشنی میں اپنے علم اور تجربے سے معلومات میں مفید اضافہ کر سکتے ہیں۔

قرون اولیٰ میں مسلمان علماء کی مہیا کردہ معلومات اس کا زندہ ثبوت ہیں جنہوں نے قرآن سے ہدایت پا کر حیاتِ عالم کا بنظر غور مطالعہ کیا اور نئے نئے علوم و ایجادات سے دنیا معمور کر دی۔ وہ شیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی ہی تھے جنہوں نے کلام الٰہی کی مدد پا کر زمین کے گول ہونے کا راز افشا کیا اور جس پر کولمبس نے عمل کر کے امریکہ کی نئی دنیا دریافت کر لی۔

عقل انسانی تو اسی قدر کمزور ہے کہ آج سے دو اڑھائی ہزار سال پہلے وسطِ ایشیا سے نکل کر مختلف اقطاعِ عالم میں پھیل جانے والی آریہ قوم کی ہجرت کے اسباب کی دریافت کے بارے میں محض قیاس آرائی سے کام لے رہی ہے چہ جائیکہ ان سائنسات اور حادثات کا یقینی علم حاصل کر سکے جو تخلیق انسان سے ماقبل دور سے وابستہ ہیں اور جنہیں عقل انسانی صحیح طور پر معلوم کرنے سے قاصر و عاجز ہے۔ یہ حقیقت تو غیب کے دبیز پردوں میں چھپی ہوئی ہے اور اسے علم الٰہی سے ہی ہدایت پا کر معلوم کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پہلے ذکر آ چکا ہے۔

اعتذار :-

زبان یار من ترکی و من ترکی نمیدانم

کلام الٰہی اور سائنسی علم سے بے بہرہ اور ہیچمدان راقم الحروف کے استدلال میں خامی اور نقص کا قطعی امکان ہے اور نہ ہی یہ حرف حرف آخر کا حکم رکھتا ہے۔ امید ہے دلچسپی لینے والے اہلِ ذوق حضرات دریں بارہ مناسب ارشادات فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

(فضل عمر درس القرآن کلاس کی اختتامی تقریب میں حضور کا خطاب)

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضور ایدہ اللہ نے اس منصوبے کے ایک اہم پہلو کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک تعداد تو ان بچوں کی ہے جو کہ سکول جاتے ہیں اور ایک تعداد وہ ہے جن کو جانا چاہیئے۔ ہمارے منصوبے کا تعلق دونوں سے ہے کہ ہر احمدی بچے کو کم از کم میٹرک پاس ہونا چاہیئے اور جو بچے سکول نہیں جا رہے ان کو پوری کوشش کر کے سمجھا بجھا کے سکولوں میں بھجوانا ہے حضور نے فرمایا کہ ایک لاکھ سے زائد اس عمر کے بچے ہیں اگر اگلے دس سال میں یہ تمام بچے میٹرک پاس کر جائیں تو آپ کے اندر ایک بڑی تبدیلی اور بڑا انقلاب پیدا ہو جائے گا۔

مرکز کی ذمہ داری

حضور ایدہ اللہ نے تعلیمی منصوبہ کے سلسلے میں مرکز کی ذمہ داری پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ ساری دنیا کو اسلام کی طرف لانے کی سب سے پہلی ذمہ داری پاکستان کے احمدیوں پر ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان میں احمدیت کا مرکز قائم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس منصوبے کی قیادت اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ میں دی ہے اور تم پر بڑا احسان کیا ہے۔ یہ تم کو اتنی بڑی نعمت دی گئی ہے کہ تم اس کا اندازہ نہیں کر سکتے اسی ذمہ داری کا احساس دلانے کے لئے میں کہتا ہوں کہ پڑھو پڑھو، پڑھو۔

دنیاوی تعلیم پر زور دینے کی وجہ

حضور نے فرمایا کہ قرآن کریم نے آیات کا لفظ جا بجا استعمال کیا ہے اس کا مطلب اللہ کی صفات کے جلووں کا اظہار ہے۔ اور کھیتوں میں فصل اگانا اور اس کی جستجو کرنا آیت اللہ میں شامل ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔ حضور نے خشخاش کے دانے کی مثال دی کہ اس کی جستجو کرتے رہو اس کی معلومات کبھی ختم نہیں ہوتیں حضور نے فرمایا کہ اس سے واضح ہوتا ہے کہ کائنات کی ہر چیز کا تعلق روحانیت سے ہے اور دنیا کے ہر علم کا تعلق روحانیت اور مذہب سے ہے اور کوئی متقی اور خشیت اللہ رکھنے والا شخص کائنات کی کسی چیز کے متعلق یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس سے میرا تعلق نہیں۔ حضور نے تعلیمی منصوبہ میں عام دنیاوی تعلیم حاصل کرنے پر زور دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلی جماعت فیل جتنا قرآن کریم کا علم حاصل کر سکتا ہے ایک میٹرک پاس اس سے زیادہ قرآن کا علم حاصل کر سکتا ہے اس لئے قرآن کا علم حاصل کرنے کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے یہ دنیاوی علم، قرآنی علوم سیکھنے میں ممد و معاون ثابت ہوں گے۔

حضور نے فرمایا کہ ہم نے ساری دنیا میں اسلام کو پھیلانا ہے اس کے لئے قرآن کریم سیکھو اور جتنا سیکھ سکو اتنا سیکھو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آہ مظہر احمد قریشی

(مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال آمد ربوہ)

جماعت احمدیہ کراچی کے سرگرم رکن حلقہ صدر کے پریذیڈنٹ خدام الاحمدیہ کے قائد ضلع کراچی جواں سال مظہر احمد صاحب قریشی ۱۵ر جون کو نو بجے شب اچانک رحلت فرما گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم بہت مخلص فدائی۔ جان نثار فرض شناس۔ خادم سلسلہ تھے۔ خدمتِ دین کی ان کے دل میں شدید تڑپ تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے شدید محبت۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے کراچی میں قیام کے دوران وہ رات دن حضور کی خدمت میں مصروف رہے۔ اس سے پہلے وہ حلقہ صدر کراچی کے خدام کے قائد تھے۔ گزشتہ نومبر سے اُنہیں قائد ضلع کراچی مقرر کر دیا گیا۔ اپنے اندر اعلیٰ درجہ کی انتظامی قابلیت رکھتے تھے۔ خدام ان کے گرویدہ رہتے تھے۔ خاکسار دو تین سال سے جب بھی کراچی دورہ پر جاتا مظہر صاحب خاکسار کے قیام کا امیر صاحب کی اجازت کے ساتھ اپنے ہاں انتظام کر لیتے۔ پچھلے دنوں خاکسار کراچی گیا تو انہی کے ہاں قیام کیا۔ کراچی کی آب و ہوا مظہر صاحب کو راس نہیں آئی تھی۔ نزلہ زکام اور سانس کی تکلیف اکثر رہتی۔ دفتر سے گھر آ کے کچھ دیر آرام کرتے۔ پھر سلسلہ کے کاموں کے لئے نکل جاتے۔ ایک دن دفتر سے آئے تو کہنے لگے دفتر میں ایک تقریب تھی اس کے انتظامات میرے سپرد تھے۔ آج شام جماعت کی ایک تقریب ہے اس کے انتظامات بھی میرے سپرد ہیں میں ابھی وہاں جا رہا ہوں۔ خدمتِ دین کے کاموں میں ہمیشہ پیش پیش اور انتھک تھے۔ خدمت کے کسی موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ باوجود بیماری کے جملہ مفوضہ فرائض نہایت تندہی، محنت اور خوش اسلوبی سے ادا کرتے تھے اور اسی میں راحت محسوس کرتے۔

۱۳ر جون کی شام کو انہوں نے ایک استقبالیہ کا انتظام کیا۔ مجھ سے کہنے لگے آپ نے ایک تقریر میں دوستوں کو یہ تحریک کی تھی کہ ہمیشہ خاتمہ بالخیر کی دعا کرتے رہیں۔ آج کی تقریب میں بھی خدام کو اس طرف توجہ دلا دیں۔ چنانچہ میں نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں خدام پر خاتمہ بالخیر کی اہمیت واضح کی اور اس کے لئے دعا کرنے کی تحریک کی تو واپس آ کر مجھ سے کہنے لگے میری مراد پوری ہو گئی۔ میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا وہ آپ نے کہہ دیا۔

کراچی میں ایک ہفتہ قیام کے دوران خاکسار نے ایک خواب میں دیکھا کہ مکان کی چھت گر گئی ہے۔ دل دہل گیا۔ میں دل ہی دل میں اپنے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں اور استغفار کرتا رہا یہ خیال ہی نہیں آیا کہ مظہر صاحب سے بھی اس کا ذکر کر دوں تاکہ وہ بھی صدقہ دے دیں اور دعائیں کریں ۱۴ر جون کی شام کو میری روانگی تھی۔ دن بھر دوست ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔ دو دوست بیٹھے تھے کہ مظہر صاحب کی دو ننھی کم سن بچیاں ان کے لئے پانی لائیں۔ چھوٹی بچی فائزہ جس کی عمر قریباً تین چار سال ہو گی ایک صاحب کی گود میں بیٹھ گئی۔ ان صاحب نے ذکر کیا کہ مظہر احمد صاحب بہت مخلص نوجوان ہیں۔ جوانی ہی میں بزرگوں کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ چار بجے شام کے قریب مظہر صاحب آئے کچھ اور دوست بھی بیٹھے تھے میں نے ان سے مظہر صاحب کے بارہ میں اس بات کا ذکر کیا تو مظہر صاحب کہنے لگے کہ ابھی اندر آپ کے جانے اور ربوہ کے بزرگوں کا ذکر ہو رہا تھا تو ننھی بچی عزیزہ فائزہ نے ان سے کہا ابو سب بزرگ تو ربوہ میں رہتے ہیں آپ یہاں کیوں رہتے ہیں۔ دو دن بعد مظہر صاحب ہمیشہ کے لئے ربوہ کی سرزمین میں پہنچ گئے۔ ۱۴ر جون کی شام کو مظہر صاحب نے مجھے ربوہ کے لئے روانہ کیا اور ۱۵ر جون کی شام کو ساڑھے آٹھ بجے کے قریب خود اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

ربوہ میں مجھے اس کا علم ہوا تو اس بات کا یقین نہیں آتا تھا۔ ۱۶ر جون کو صبح ساڑھے پانچ بجے احمدیہ ہال میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ میت بذریعہ ہوائی جہاز لاہور کے لئے روانہ کر دی گئی۔ جہاں سے ظہر کے بعد ربوہ پہنچی۔ میت کے ہمراہ نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع کراچی مولوی محمد علی صاحب اور پانچ خدام جن میں سعید احمد صاحب قریشی جو مظہر صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں بھی تھے نیز جماعت احمدیہ کراچی کے دو نمائندے تشریف لائے۔ نماز جنازہ علالتِ طبع کے باوجود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفسِ نفیس بعد نماز مغرب پڑھائی۔ حضور کی اجازت سے مرحوم مظہر احمد صاحب قریشی کو قبرستان عام ملا میں دفن کیا گیا تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور عزیز کے اہل و عیال اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کا آپ کفیل ہو جائے۔ آمین۔

۷ر مارچ ۱۹۸۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے تین نوجوان شہید ہو گئے تھے۔ ان میں سے ایک مکرم رشید جاوید صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور تھے مکرم رشید جاوید خان صاحب کی قبر عزیز مظہر احمد مرحوم کے ساتھ جانب شمال ہے۔ عزیز مظہر احمد صاحب کی عمر ۳۴، ۳۵ سال تھی۔ دو کم سن بچیاں اور سوگوار بیوہ چھوڑ گئے ہیں اللہ تعالیٰ ان کا ہمیشہ حافظ و ناصر اور کفیل رہے۔ حسنِ کارکردگی کی وجہ سے مظہر صاحب اپنے دفتر میں مقبول افسر تھے۔ چنانچہ دو ماہ قبل ہی انہیں اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے عہدہ پر ترقی دے دی گئی تھی۔

گانے بجانے اور سینما بینی سے اجتناب ضروری ہے

آج کل ملک میں فلمی گانے سننے اور سینما دیکھنے کا رواج عام ہو رہا ہے اس میں ایک تو وقت اور روپے کا ضیاع ہے دوسرے ان کا اخلاق پر نہایت بُرا اثر پڑتا ہے اس لئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جماعت کو اس سے بچنے کا ارشاد فرمایا تھا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"سینما اور تماشہ کے متعلق میں جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما سرکس تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے اور اس سے کُلّی پرہیز کرے ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔"

(مطالبات تحریک جدید ص۳۷)

پھر حضور قرآنی آیت وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

"زور کے معنے مجلس الغناء یعنی گانے بجانے کی مجلس کے ہیں اس لحاظ سے اس آیت کے یہ معنے ہیں کہ رحمٰن کے بندے گانے بجانے کی مجلس میں نہیں جاتے تاکہ اس کے زہریلے اثرات سے وہ محفوظ رہیں اور خدا تعالیٰ سے غافل ہو کر ہوا و ہوس کے پیچھے نہ چل پڑیں۔ اسی بنا پر میں نے اپنی جماعت کو ہدایت کی ہے کہ وہ سینما نہ دیکھا کرے کیونکہ اس میں گانا بجانا ہوتا ہے جو انسانی قلب کو خدا تعالیٰ کی طرف سے غافل کر دیتا ہے ...... رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ گانا بجانا اور باجے وغیرہ یہ سب شیطان کا ہتھیار ہیں جن سے وہ لوگوں کو بہکاتا ہے مگر

(باقی ص۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۷ مئی کے مبارک دن کی یاد میں

جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی طرف سے جلسوں کا انعقاد

۲۷ مئی کی تاریخ سلسلہ احمدیہ کے لئے خاص اہمیت کی حامل ہے آج سے ۷۲ سال قبل اس تاریخ کو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے جماعت میں خلافت کے سلسلہ کا قیام فرمایا اور آپ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے پاک وجود حضرت حکیم مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کو آپ کا جانشین کھڑا کر کے جماعت کے افراد کو پھر سے ایک ہاتھ پر جمع کر دیا۔ اس دن کی یاد منانے کے لئے ہر سال جماعت ہائے احمدیہ اپنے ہاں جلسے منعقد کرتی ہیں جس میں خلافت کی اہمیت و عظمت، برکات و فضائل اور دوسرے پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔

اس سال بھی نظارت اصلاح و ارشاد، صدر انجمن احمدیہ کی ہدایت کے ماتحت جماعتوں نے یہ دن اپنی سابقہ روایات کے مطابق منایا۔ الفضل کو بھی کئی جماعتوں نے ان جلسوں کی رپورٹیں ارسال کی ہیں جن میں سے بعض شائع ہو چکی ہیں۔ عدم گنجائش کی وجہ سے ساری رپورٹوں کا شائع ہونا ممکن نہیں اس لئے ذیل میں ان جماعتوں کے نام درج کئے جاتے ہیں جن کی طرف سے اب تک رپورٹیں موصول ہو چکی ہیں۔

اوکاڑہ، ایبٹ آباد، بدوملہی ضلع سیالکوٹ، بدین (سندھ) بشیر آباد ضلع حیدرآباد (سندھ) بہاولنگر، بھیرہ ضلع سرگودھا، پشاور، ترگڑی ضلع گوجرانوالہ، ٹنڈو غلام علی (سندھ) جتوئی ضلع مظفرگڑھ، جہلم، چک ۱۱۷ ج ب بیدیانوالہ ضلع فیصل آباد، چک ۱۰۰ ر ب ڈرکاں ضلع فیصل آباد، چک ۱۹۱ ر ب محمود آباد ضلع جہلم، چک ۱۹۲ ر ب لاٹھیانوالہ ضلع فیصل آباد، چک ۱۴۶ مراد ضلع بہاولنگر، چک ۱۶۸/۱۶۷ منگلہ ضلع سرگودھا، چک ۱۶۱ مراد ضلع بہاولنگر، چک ۳۲ جنوبی ضلع سرگودھا، چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ، چک ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا، چک ۸۴ ج ب ضلع بہاولنگر، چک ۴۶ شمالی ضلع سرگودھا، چک ۲۴۰ کا چیلو ضلع تھرپارکر (سندھ) چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا، چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا، چک ۸۹ ج ب ضلع فیصل آباد، چکوال ضلع جہلم، حلقہ سوسائٹی کراچی، حلقہ مارٹن روڈ کراچی، حلقہ محمد علی سوسائٹی کراچی، حلقہ مسجد لار نواب شاہ (سندھ) چک ۸۹ ج ب ضلع فیصل آباد، خانپور ضلع جہلم، خدا آباد ضلع بدین (سندھ) دارالذکر لاہور، دوالمیال ضلع جہلم، ڈسکہ ضلع سیالکوٹ، ڈگری گھمن ضلع سیالکوٹ، ڈیرہ غازی خان، سمبڑیال ضلع سیالکوٹ، سیالکوٹ شہر، شادیوال ضلع گجرات، شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاءالدین ضلع گجرات، ظفر آباد لاہینی ضلع حیدرآباد (سندھ) علی پور ضلع مظفرگڑھ، فیصل آباد شہر، قصور، حمر آباد ضلع نواب شاہ (سندھ) کراچی، کرتو ضلع شیخوپورہ، کرونڈی ضلع خیرپور (سندھ) کنری (سندھ) کوٹ آغا ضلع سیالکوٹ، کوٹ احمدیاں ضلع بدین (سندھ) کوٹ عبدالمالک ضلع شیخوپورہ، کوہاٹ، کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد، کھوکھر غربی ضلع گجرات، گدو بیراج (سندھ) گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ، گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد، گلارچی ضلع بدین (سندھ) گوٹھ حاجی کمال ضلع حیدرآباد (سندھ) لجنہ اماء اللہ قیادت صدر کراچی، مٹھی ضلع تھرپارکر (سندھ) محمد آباد ضلع تھرپارکر (سندھ) ملتان شہر، منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات، مورو ضلع نواب شاہ (سندھ) مونگ ضلع گجرات، میانوالی، نواز آباد فارم ضلع حیدرآباد (سندھ) ہچکہ ضلع سرگودھا۔

اجتماعی نمازِ تہجد اور پکنک

قیادت خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ کے تحت ۱۲ مئی ۱۹۸۰ء کو ۹ بجے شام اجتماعی تہجد سے متعلق پروگرام شروع ہوا جس میں سات مجالس کے پچاس خدام نے حصہ لیا۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد مکرم بشیر احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ نے درس حدیث دیا۔ رات گیارہ بجے سے صبح پونے تین بجے تک خدام نے آرام کیا۔ پونے تین بجے صبح بیدار ہوئے اور انہوں نے اجتماعی نماز تہجد ادا کی جو مکرم بشیر احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد میں نماز فجر ادا کی گئی جس کے بعد مکرم مولوی اقبال احمد صاحب نجم مربی سلسلہ نے درس حدیث دیا۔

صبح کے ناشتہ کے بعد چھ بجے تمام خدام پکنک کے لئے تفریحی مقام پر گئے وہاں ایک تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرم غلام سرور صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے انڈونیشیا کے دورہ سے متعلق مکرم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف کی ایک نظم سنائی اور تمام خدام کو تحریک کی کہ وہ حضور کے دورہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔

بعد ازاں میرو ڈبہ کا کھیل ہوا جس سے خدام بہت لطف اندوز ہوئے ۱۰ بجے سے گیارہ بجے تک نہر پر تیراکی کے مقابلے ہوئے۔

یہ پروگرام پندرہ گھنٹے جاری رہنے کے بعد بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(رانا عبدالقدیر نائب قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع شیخوپورہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم چوہدری غلام احمد صاحب بسرا ولد چوہدری عطاء محمد صاحب آف بہاواں ضلع گورداسپور حال ساکن محمد آباد ضلع تھرپارکر (سندھ)

۱۰ مئی ۱۹۸۰ء کو ڈسٹرکٹ ہسپتال فیصل آباد میں جہاں وہ زیر علاج تھے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم چونکہ موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ لے جایا گیا جہاں آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

مرحوم نماز باجماعت کے پابند، کم گو اور صلح پسند تھے۔ گھر میں ہمیشہ صبر کی تلقین کرتے۔ خدمت خلق کے کاموں میں بشاشت سے حصہ لیتے۔ مرحوم کی زندگی نہایت سادہ اور مثالی تھی سلسلہ کی زمینوں پر ۲۷ سال تک بحیثیت اکاؤنٹنٹ اور منیجر خدمات انجام دیتے رہے۔ پسماندگان میں سوگوار بیوہ کے علاوہ پانچ بیٹے، تین بیٹیاں، سات پوتے اور دو پوتیاں شامل ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے آمین۔

(نثار احمد بسرا ایم اے بی ایڈ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر)

درخواست دعا

(۱) میری اہلیہ محترمہ سینہ پر ایک گلٹی نمودار ہونے کی وجہ سے بیمار رہیں اپریشن ہوا ہے۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (عبدالرحمان صابر گوجرانوالہ)

(۲) میری پھوپھی جان محترمہ کافی عرصے سے بیمار ہیں۔ بلڈ پریشر کی شکایت بھی ہے علاج معالجہ کے باوجود ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان کو صحت والی لمبی زندگی دے اور مکمل شفا بخشے آمین۔

(روبینہ قمر بنت ڈاکٹر ارشاد احمد صاحب (مرحوم) آف جھریا روڈ (سندھ))

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط ۳:-

صدقہ ردّ بلا کا موجب ہوتا ہے

۲۴ ستمبر ۱۹۷۹ء تا ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء

مخلصین جماعت تعمیر مساجد کے فنڈ میں بایں غرض ذوق و شوق سے حصہ لیتے ہیں کہ خدا کے دین کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو اور اس صدقہ جاریہ کی برکت سے اللہ تعالےٰ ان کی مشکلات کو دُور فرماتے ہوئے اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ ایسے مخلصین کی فہرست بہت طویل ہو چکی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جو عالم الغیب ہے اس کے علم میں تو سب کے اسماء اور قربانیاں موجود ہیں تاہم الفضل میں فہرستوں کی گنجائش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ۵۱/- روپے اور اس سے زائد قربانی کرنے والوں کی فہرست ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مکرم سید منظور حسین شاہ صاحب جھنگ صدر منجانب مرحوم والدین	۱۰۰/-	روپے
مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت محمد عبد اللہ صاحب جھنگ صدر	۱۰۰/-	″
مکرم میاں لطیف احمد صاحب تمیم ″ ″	۵۰/-	″
مکرمہ فضل بیگم صاحبہ چاہ شیخواہ، ضلع ملتان منجانب پسر منیر احمد صاحب مرحوم	۱۰۰۰/-	″
مکرمہ بیگم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب سرگودھا	۱۰۰/-	″
مکرم جمعدار عبد الغنی صاحب چک ۳۴ ج ب ضلع سرگودھا	۱۰۰/-	″
″ حکیم غلام محمد صاحب معرفت صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب	۵۰۰/-	″
″ لطف الرحمٰن صاحب جاوید پسر میاں عبد السلام صاحب صراف ربوہ	۱۰۰/-	″
″ ″ ″ ″ منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۳۰۰/-	″
″ عبد الحامد صاحب پسر صوفی عبد المجید صاحب آزاد کشمیر	۱۰۰/-	″
″ منیر احمد صاحب چوہان ″ ″ میرپور	۱۰۰/-	″
مکرمہ بیگم صاحبہ میجر سمیع صاحب منگلا ڈیم	۲۰۰/-	″
مکرم چوہدری عبد الہادی صاحب رحیم یار خان	۵۰/-	″
مکرمہ سلیمہ ساجد صاحبہ گل گشت کالونی ملتان	۱۰۰/-	″
مکرم کرنل محمد سعید صاحب آف کینیڈا	۶۰۰/-	″
″ محمد جمیل صاحب فیضی گلبرگ لاہور منجانب والدہ صاحبہ مرحومہ	۵۰/-	″
″ محمد حفیظ صاحب ابن ملک محمد صدیق صاحب راولپنڈی	۱۰۰/-	″
″ رانا سعادت احمد خان صاحب کارکن دفتر امانت تحریک جدید ربوہ	۵۰/-	″
″ اختر حسین صاحب مالو کے ستلے ضلع سیالکوٹ منجانب والدین	۱۲۰/-	″
″ چوہدری فرزند علی صاحب ہلال صحت عزیز ربوہ	۱۰۰/-	″
مکرمہ نسرین صاحبہ ساہیوال	۳۰۰/-	″
″ والدہ عبد العتیق صاحب لاہور	۵۰۰/-	″
مکرم شیخ مظفر علی صاحب راولپنڈی منجانب والدین	۱۰۱/-	″
″ منشی محمد صادق صاحب کریم نگر فارم ضلع تھرپارکر	۵۰/-	″
مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ والدہ مرزا محمد اکمل صاحب کراچی	۲۳۰/-	″
مکرم غیور احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۱۲۰۰/-	″
″ مرزا داؤد احمد صاحب اوکاڑہ چھاؤنی	۵۰/-	″
″ محمد بشیر صاحب مرحوم معرفت مکرم محمد اعظم صاحب سمن آباد لاہور	۵۰۰/-	″
مکرمہ ممتاز بیگم صاحبہ مرحومہ معرفت مکرم مسعود احمد صاحب امینی ملتان	۲۰۰/-	″
″ محبوب بی بی صاحبہ مرحومہ والدہ مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم ربوہ	۳۰۰/-	″
مکرم محمد اشرف صاحب چک ۳۶۳ ای بی ضلع وہاڑی	۵۰/-	″
″ ماسٹر مبارک احمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ	۵۰/-	″
″ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ شہر	۴۰۰/-	″

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

واپسی پرچہ جات خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ۔ مرکزی امتحانات کے پرچے جلد ارسال فرمائیں۔

مطالعہ کُتب

ماہ جولائی میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب فتح اسلام مقرر ہے۔ خدام نوٹ فرمالیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ مرکزی مقالہ نویسی

عنوان:- غزوہ احزاب، حجم دس ہزار الفاظ،

نقد انعامات:- اوّل ۷۰۰/- روپے، دوم ۵۰۰/- روپے سوم ۳۰۰/- روپے۔

آخری تاریخ وصولی:- ۳۱ جولائی ہے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسار کی بھانجی عزیزہ امۃ الرحمٰن ایم اے بنت مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں کا نکاح بہمراہ عزیزم فرحت حسنین ایڈووکیٹ ابن مکرم سردار امیر محمد خان صاحب قیصرانی ساکن کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب کاہلوں کی کوٹھی ۱۳/۳ واقعہ دار الصدر غربی میں مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۸۰ء کو بعد نماز ظہر بعوض تیس ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ عزیزہ امۃ الرحمٰن حضرت چوہدری مولا بخش صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم آف چک نمبر ۳۵ جنوبی ضلع سرگودھا (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی نواسی اور عزیزم فرحت حسنین محترم سردار امام بخش خان صاحب رضی اللہ عنہ قیصرانی (صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے پوتے ہیں۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتہ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور ہر دو خاندانوں کے لئے نہایت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

(خاکسار عطاء اللہ نائب ناظر بیت المال آمد ربوہ)

بقیہ از صفحہ ۵:-

گانے بجانے اور سینما بینی سے اجتناب ضروری ہے

افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اللہ تعالےٰ کی اس واضح ہدایت کو بھلا دیا اور وہ اپنی طاقت کے زمانہ میں رنگ رلیوں میں مشغول ہو گئے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آخر انہیں اپنی حکومت سے ہاتھ دھونا پڑا۔"

(تفسیر کبیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۲۳)

احباب جماعت کا فرض ہے کہ وہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ان ارشادات کو ہمیشہ سامنے رکھیں اور فلم بینی اور گانے بجانے سے کلی پرہیز کریں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(مرسلہ نظارت اصلاح و ارشاد)

قائدین مجالس اور ضلع توجہ فرمائیں:- ۵ جولائی تا ۱۲ جولائی ہفتہ وصولی منایا جائے (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درس القرآن کلاس شرکاء کی تعداد دو ہزار تک پہنچ جانی چاہیئے حضور کا ارشاد

امسال پہلے روز پندرہ صد طلباء نے کلاس میں شرکت کی

ربوہ ۲۳ احسان/جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے امید ظاہر کی ہے کہ اگلے سال فضل عمر درس القرآن کلاس میں طلباء کی تعداد انشاء اللہ دو ہزار تک پہنچ جائے گی۔ حضور نے یہ بات اس وقت فرمائی جب سولہویں درس القرآن کے منتظم اعلیٰ اور ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے کلاس کے افتتاحی اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ امسال اس کلاس کے پہلے دن ۵۵۰ طلباء اور ۵۴۹ طالبات شامل ہو رہی ہیں جبکہ پچھلے سال کے پہلے دن طلباء کی حاضری ۵۱۴ اور طالبات کی تعداد ۵۰۴ تھی اور اس کے بعد یہ تعداد بڑھ کر پندرہ صد تک جا پہنچی تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس رپورٹ کو سننے کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت آگے ہی آگے ترقی کرتی جا رہی ہے۔ اور تعداد اور اخلاص میں زیادتی کی وجہ سے ہر سال پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں بچے اور بچیاں شامل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ

حضور نے فرمایا۔ لیکن اس کے باوجود اضافے میں جو نسبت نظر آ رہی ہے وہ کم ہے حضور نے اگلے سال تعداد دو ہزار تک پہنچنے کی امید ظاہر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ تعداد دو ہزار تک پہنچ جانی چاہیئے۔ اس سے قبل مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری نے حضور کی خدمت میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ کلاس سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وہ مبارک پروگرام ہے۔ جو کہ حضور کی نگرانی میں سرانجام پا رہا ہے۔ اور یہ کلاس نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد کا عملی مظاہرہ ہے۔ جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ اے لوگو! تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن کریم خود بھی پڑھتا ہے اور دوسروں کو بھی پڑھاتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اس سال رمضان المبارک قریب آ جانے کی وجہ سے یہ کلاس ایسے وقت میں منعقد کرنا پڑی جبکہ انٹرمیڈیٹ کے امتحان ہو رہے ہیں۔ اس لئے طلباء کی ایک بڑی تعداد اس میں شامل نہ ہو سکی۔

اس کے بعد مکرم انوری صاحب نے حضور سے درخواست کی کہ حضور اپنے بابرکت وجود اور مقدس کلمات کے ساتھ اس کلاس کا افتتاح فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان اعلیٰ مقاصد کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس کلاس کے اجراء کے سلسلہ میں ہمارے سامنے رکھے گئے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے سفر کی کامیابی کے لئے خصوصی دعائیں

(بقیہ صفحہ اول)

کا جو مقصد ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت دنیا میں قائم ہو۔ اور نوع انسانی کے دل میں عظمت رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو جائے۔ اس کے پورا ہونے کے لئے بہت دعائیں کریں۔

حضور نے فرمایا کہ ہماری جماعت میں ایک مرکزی حصہ ہے جس کے لوگ مسلسل اور متواتر پچھلی رات کو جاگتے۔ اور دعائیں کرتے ہیں۔ اور بعض وہ لوگ ہیں جو کبھی کبھی اٹھتے ہیں۔ ایسے لوگ ایک ہفتہ تک میرے اس سفر کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس حصے میں بہت سے بڑے بچے مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ اور بہت لوگوں کو رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ جھکنے کی عادت ہے۔ ایسے لوگوں کو میری ہدایت ہے کہ وہ خاص طور پر یہ دعا کریں کہ نوع انسانی سکھ حاصل کرنے میں کامیاب ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو نوع انسانی کے دکھ دور کرنے کی توفیق دے۔ حضور نے فرمایا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اہل ربوہ۔ اور اہل پاکستان کو ہر قسم کے ابتلاء۔ تکالیف اور دکھوں سے محفوظ رکھے۔ کیونکہ ہمیں تو اللہ تعالیٰ نے ہر حال میں انسان کا خیر خواہ بنایا ہے۔ ہم ہمیشہ ہی دعائیں کرتے رہیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ بہت سے ممالک میں غربت زیادہ ہے۔ لوگ سیاسی تکالیف میں مبتلا ہیں بہت سارے خطے ایسے ہیں جن میں سیاسی استعدادیں پورے طور پر نشوونما نہیں پا رہی ہیں۔ ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انسان کو توفیق دے۔ کہ وہ اپنی بھلائی کے لئے مال، دولت علم اور سمجھ بوجھ کا جائز استعمال کرے۔ تاکہ وہ دن جلد آئے کہ ساری دنیا ایک خاندان کی حیثیت سے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنی زندگی کے دن گزارنے والی بنے۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی اور نو بجکر ۴۵ منٹ پر افتتاحی اجلاس کا اختتام ہوا۔

انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان مرحوم
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوان محمود)
میں
۲۶ جون اور ۲۷ جون
مطب فرمائیں گے۔
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ

موسم گرما کی کیورز
• نکسیر کیور EPISTAXIS CURE
• سوزش چشم کیور EYES CURE
• یرقان کیور JAUNDICE CURE
• بواسیر کیور PILES CURE
• جلدی امراض کی کیور SKIN CURE
• سپرمیٹوریا کیور SPERMATORRHEA CURE
کیور ٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر احمد ہومیو)
رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ حیدرآباد۔ ربوہ
فون [illegible]

حضور ایدہ اللہ کی صحت کے بارے میں

حضور کی زبان مبارک سے ارشاد

ربوہ ۲۳ احسان/جون۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج فضل عمر درس القرآن کلاس کے افتتاحی خطاب میں اپنی صحت کے بارے میں ارشاد فرماتے ہوئے بتایا کہ

۲۵ مارچ کو مجھے گردے کی انفکشن کا حملہ ہوا جو ابھی تک پوری طرح ٹھیک نہیں ہوا۔ اب بھی میں ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق اینٹی بایوٹک کھا رہا ہوں۔ جس سے بیماری کے کیڑے بھی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مگر جسم میں وہ کیڑے ہوتے ہیں۔ وہ بھی کمزور ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے اور حضور کو پوری طرح صحت عطا فرمائے۔ حضور نے فرمایا کہ درمیان میں ایک اور تکلیف ہو گئی تھی کہ میرا شوگر کا توازن ٹوٹ گیا۔ اس کے علاج کے لئے ایک تو کھانا بہت مختصر کرنا پڑا۔ اور دوسرے یہ کہ یہ نظام ایک دفعہ خراب ہو جائے تو بڑی مشکل سے ٹھیک ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ اس بیماری کی وجہ سے میں اتنی توجہ اس کلاس کے ابتدائی کاموں کی طرف نہیں دے سکا۔ جتنی صحت کے وقت دیا کرتا تھا۔

تعلیمی منصوبے کے اعداد و شمار جمع کریں

بقیہ صفحہ اول

لئے گاؤں گاؤں پھریں۔ اور پھر ہر بچے کا نام اس کے سکول کا نام ولدیت، باپ کا پتہ۔ تعلیمی حالت کلاس وغیرہ کے اعداد و شمار لکھنے کریں۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے علاوہ ان بچوں کے نام اور پتے وغیرہ بھی چاہئیں جو سکول نہیں جاتے۔ حضور نے حکم دیا کہ یہ اعداد و شمار تمام اضلاع کے مبلغین اکٹھے کریں۔ ان کا ایک انچارج بنایا جائے اور وہ اس کام کی نگرانی کرے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ کام میری سفر سے واپسی تک مکمل ہو جانا چاہیئے۔